احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 6۔مارچ 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029

جلد 48-83 نمبر 51 | جمعہ 6۔ ذیقعدہ۔1418ھ 6۔امان 1377ہش 6۔مارچ 1998ء

## خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے۔ اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔

(ملفوظات جلد 19 صفحہ 22)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو خدائے تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمت گاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا طیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدائے تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جائیں اور اسے ایک بار گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتلاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے۔ اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہو گی اور یہ اس وقت ہو گا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے۔ اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 29)

## سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نیک کاموں کی طرف لوگوں کو بلائیں اور جب نیک کاموں کی طرف بلائیں تو خود نیک کام کریں۔ بدیوں سے دنیا کو روکیں اور جب بدیوں سے دنیا کو روکیں تو خود بدیوں سے رکنے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ رفتہ رفتہ سب بدیاں اپنی ذات سے نوچ کر باہر پھینک دیں۔ پھر وہ اس لائق ہو جائیں گے کہ ایمان کی تعلیم دیں۔

جو انسان نیکی پر قائم ہو جائے اور بدیوں سے پاک ہو رہا ہو سچا ایمان تو اسی کو نصیب ہوتا ہے اور وہی ہے جو ایمان کی طرف بلانے کی اہلیت اختیار کر جاتا ہے۔

دیکھیں (کلام الٰہی) کی آیات میں کس طرح تطابق ہے۔ کتنے گہرے رشتے ہیں فرماتا ہے (...) یہی مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے۔ خدا کی طرف بلانے والے سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ حسین بلاوا اور کس کی طرف ہو سکتا ہے مگر وہی بلاوا حسین ہو گا جہاں بلانے والے کا عمل اس کی تائید کرتا ہو۔ عمل بھی اچھا ہو۔ یہاں بلاوے کو بعد میں رکھا ہے عمل کو پہلے رکھا ہے۔ فرمایا امر بالمعروف کرو۔ اچھے کام کرو بدیوں سے روکو۔ خود بدیوں سے رک جاؤ۔ پھر ایمان لاؤ اور پھر دنیا کو یہ پیغام دو کہ کاش تم ایمان لے آتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا۔ آؤ اور ایمان والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس کام کو فضیلت دیں۔ اولیت دیں (۔) نومبائعین کو اپنے سینوں سے لگائیں' ان کو پیار دیں' ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے ایمان کی گرمی سے زندہ کریں اور طاقت بخشیں اور پھر ان کو آمادہ کریں کہ وہ دنیا میں نکل جائیں۔ ان کو بتائیں کہ (کلام الٰہی) ہمیں بتاتا ہے کہ سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ جو روحانی طور پر زندگی پا جاتے ہیں وہ چاہے شمال میں جائیں یا جنوب میں جائیں' مشرق میں جائیں یا مغرب میں جائیں وہ غالب بن کر جاتے ہیں' غالب بن کر رہتے ہیں۔ وہ موت سے ڈرتے نہیں ہیں بلکہ مردوں کو زندہ کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کو بار بار اپنی طرف واپس بلاؤ اور ان کو پھر پیار دو۔ تاکہ ان کے اندر مزید تقویت ہو اور تمہارا ایمان بھی مزید طاقت پائے۔ یہ سلسلہ جاری کرو تو دیکھو دیکھتے دیکھتے کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا

باقی صفحہ 7 پر

## اہل تقویٰ کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## درخواست دعا

○ مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت کے والد محترم سردار نور احمد مرتضٰی صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ پاکستان برین ہیمبرج کی وجہ سے بے ہوش ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے I.C.U. میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے اس حالت کو تشویشناک قرار دیا ہے۔ انکی کامل اور معجزانہ شفایابی کیلئے تمام احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

## 6 مارچ 1998ء۔
## ربوہ میں اجتماعی وقار عمل

○ صدر صاحب عمومی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

ربوہ میں تزئین اور صفائی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مورخہ 6 مارچ 1998ء بروز جمعہ صبح ساڑھے سات بجے تا ساڑھے آٹھ بجے اجتماعی وقار عمل کیا جائے گا۔ اجتماعی وقار عمل میں ربوہ کے تمام احباب شمولیت فرمائیں۔

## احمدی وکلاء توجہ فرمائیں

○ پاکستان کے تمام احمدی وکلاء سے درخواست ہے کہ درج ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

1۔ نام
2۔ ولدیت
3۔ عمر
4۔ ڈاک کا پتہ و ٹیلیفون نمبر
5۔ سپیشلسٹ (فوجداری۔ دیوانی۔ ریونیو۔ انکم ٹیکس۔ لیبر وغیرہ)
6۔ عرصہ پریکٹس

(مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

## احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں
### حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد

"یہ ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آسمان سے فیض اترا ہے اور اسے ہمیں ہر حالت میں کامیاب بنانا ہوگا"۔

(خطبہ فرمودہ 17۔ فروری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6 امان 1377 ھش — 6 مارچ 1998ء

# واجب العمل ہدایات

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"فتنے کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو۔"

اس نہایت مختصر سے ارشاد میں جو ہدایات دی گئی ہیں ان میں سے ہر ایک ایسی ہدایت ہے کہ انسان کی اپنی ذاتی زندگی کو اور معاشرے میں بسنے والے دوسرے لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے کا باعث بنتی ہے۔ سب سے پہلی بات "فتنے کی بات نہ کرو۔" فتنے سے معاشرہ تباہ ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص ایسی بات کرتا ہے جس سے دوسرے لوگوں کو ضرر پہنچے دوسرے لوگوں کی عزت پر ہاتھ ڈالتا ہے' غلط بیانی سے دوسرے لوگوں کو ایسی باتیں بتاتا ہے جو ان کی زندگی پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں' تو یقیناً وہ معاشرے کا دشمن ہے۔ اس سے روکا گیا ہے۔

"شر نہ کرو" یہ بات بھی اسی ضمن میں آتی ہے۔ جو بات درست نہیں ہے وہ کیوں کہی جائے۔ کسی کے خلاف کیوں ایسا کام کیا جائے کہ اسے تکلیف پہنچے۔ تکلیف چاہے ذہنی ہو یا جسمانی۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ تو کوئی ایسی بات نہ کریں لیکن دوسرا شخص ایسی بات کردے۔ اگر دوسرا شخص ایسی بات کردے تو فرمایا گالی پر صبر کرو۔ جو انسان گالی پر بھی صبر کرے گا وہ عام باتوں پر جو اس کے خلاف ہوں گی یقیناً صبر کرنے کے قابل ہو گا۔ جو اس طرح صبر نہیں کرتے وہ مقابلہ کرتے ہیں۔ مقابلے سے بات بڑھتی ہے۔ فرمایا "کسی کا مقابلہ نہ کرو۔" اور اگر کوئی آپ کے ساتھ ایسا معاملہ کرے جسے مقابلہ کہا جا سکتا ہے تو فرمایا اس کے ساتھ "سلوک اور نیکی سے پیش آؤ" گویا کہ آگ پر پانی ڈال دو۔ وہ آگ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ ایسا کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان کی زبان میں مٹھاس ہو۔ فرمایا "شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔" حقیقت یہ ہے کہ بہت سے جھگڑے تلخ بیانی سے شروع ہوتے ہیں انسان سخت بات کرتا ہے دوسری طرف سے بھی سخت بات آجاتی ہے اور جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ انسان خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرے اس سے خدا بھی راضی ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ نہ صرف یہ کہ ضرر نہیں پہنچتا فائدہ پہنچتا ہے یعنی منفی نہیں بلکہ مثبت اثرات پیدا ہوتے ہیں۔

منصفی ہے کام تو انصاف کر
لوگ کیا کہتے ہیں، تُو اس سے نہ ڈر
سامنے رکھ اپنے احکامِ خدا
اور عمل کر اس کی ہر اک بات پر
سُرخروئی کا سلیقہ ہے یہی
ساتھ ہو تیرے خدائے بحر و بَر

ابوالاقبال

O

ہر دکھ کو سازگار کیے جا رہا ہوں میں
یوں دل کو پختہ کار کیے جا رہا ہوں میں

میری خزاں کو دیکھ جسے اک نگاہ میں
ہم پایۂ بہار کیے جا رہا ہوں میں

تیر نگاہِ قلب میں اٹکا ہوا سا تھا
اب اس کو آر پار کیے جا رہا ہوں میں

اک کھیل ہے کہ کھیل چکا ہوں ہزار بار
اک جرم بار بار کیے جا رہا ہوں میں

تجدیدِ عہدِ لطف و وفا کر رہے ہیں وہ
اب کے پھر اعتبار کیے جا رہا ہوں میں

اس درجہ مضطرب ہوں کہ بن کر غمِ فراق
اب ان کو بیقرار کیے جا رہا ہوں میں

اک بے وفا کے درد پہ میرا جگر تو دیکھ
قلب و جگر نثار کیے جا رہا ہوں میں

انداز و حُسن شکوہ سرائی تو دیکھیے
خود ان کو اشکبار کیے جا رہا ہوں میں

ہر شے پہ پڑھ کے پھونک رہا ہوں فسونِ عشق
ہر شے کو پائیدار کیے جا رہا ہوں میں

ثاقبؔ وفورِ درد نے پاگل بنا دیا
خود کو جو آشکار کیے جا رہا ہوں میں

ثاقب زیروی

"ماہنامہ المبشر" نے اس نظم پر یہ نوٹ دیا
نتیجہ فکر جناب ثاقب ناظم بزم فردوس ادب زیرہ۔ ضلع فیروزپور
(المبشر نومبر۔ دسمبر 1942)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخوند فیاض احمد صاحب

ماہنامہ خالد نومبر 1960ء

# حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب علم الابدان اور علم الادیان دونوں علوم کے ماہر اور حضرت بانی سلسلہ کے ان قدیم عشاق میں سے تھے جنہیں حضرت صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا حضرت امام جماعت الثانی نے ان کے متعلق 1924ء میں فرمایا تھا۔ "ان کے دل میں حضرت (بانی سلسلہ) کی محبت بلکہ عشق خاص طور پر پایا جاتا ہے اس محبت کی وجہ سے روحانیت کا ایک خاص رنگ ان میں پیدا ہو گیا ہے۔" (الفضل 23- جولائی 1924ء) مکرم جناب اخوند فیاض احمد خان صاحب نے ذیل کے مضمون میں اس برگزیدہ ہستی اور خدا نما شخصیت کے بارے میں اپنے ذاتی تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ اور اس ضمن میں نہایت سادہ زبان میں چند واقعات بھی قلمبند کئے ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت میر صاحب نہ صرف حضرت بانی سلسلہ کے ہی عاشق صادق تھے بلکہ آپ کے ادنی خدام سے بھی ان کو خاص الفت و محبت تھی۔ (ادارہ)

حضرت ماموں جان میر محمد اسماعیل صاحب میرے اباجی اخوند محمد اکبر خان کے بہت مہربان اور محسن دوستوں میں سے تھے اور بچپن سے لیکر ایام نوجوانی تک مجھے بھی حضرت ماموں جان کی توجہ اور شفقت حاصل رہی۔

حال ہی میں حضرت بانی سلسلہ کی بشارات کے مجموعہ "تذکرہ" کا مطالعہ کرتے ہوئے کئی عبارتیں پڑھ کر میری نظر کے سامنے حضرت ماموں جان کا شفقت و محبت بھرا وجود آگیا۔ اور اپ کا مکان "الصفہ" بھی۔ غالباً قادیان بھر میں حضرت ماموں جان نے ہی اپنے مکان کا نام الصفہ رکھا تھا۔

میں سات سال کا تھا اور ملتان میں پرائمری سکول میں پڑھتا تھا کہ مجھے حضرت اماں جان اور حضرت ماموں جان کی زیارت کا موقعہ ملا۔ اباجی بسلسلہ ملازمت محلہ وزیر آباد' ملتان میں مقیم تھے۔ یہ محلہ ملتان شہر کی قدیم مسلمان آبادی پر مشتمل ہے حضرت اماں جان حضرت ماموں جان کے ہاں مظفر گڑھ تشریف لائیں (حضرت ماموں جان ان دونوں مظفر گڑھ میں سول سرجن تھے) مظفر گڑھ میں قیام کے دوران حضرت اماں جان جب ملتان تشریف لاتیں ہر مرتبہ ہم عاجزوں کے گھر بھی تشریف لاتیں۔ اور ایک مرتبہ حضرت ماموں جان بھی بمع اہل و عیال حضرت اماں جان کی معیت میں تشریف لائے اور ہمارے خاندان اور بعض احباب جماعت کے ساتھ ملتان میں مدفون بزرگوں کے مزاروں پر گئے۔ (ان واقعات کا مختصر ذکر (-) جلد اول مرتبہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب میں شائع ہو چکا ہے)

اس کے بعد جبکہ ابھی میں چوتھی یا پانچویں جماعت میں تھا۔ اباجی ایک سال کی لمبی رخصت لے کر بمع اہل و عیال قادیان جاکر رہے۔ تو ایک مرتبہ فخرالدین ملتانی کی دکان پر اباجی نے مجھے حضرت ماموں جان کی خدمت میں پیش کیا آپ کے الفاظ کا مفہوم مجھے ابھی تک یاد ہے جو آپ نے اس وقت کہے تھے کہ میں اس کو باپ کی نگاہ سے۔ دیکھوں یا ڈاکٹر کی نگاہ سے چونکہ اباجی میری کمزور صحت کی وجہ سے حضرت ماموں جان کا مشورہ میری صحت کے متعلق چاہتے تھے اس لئے اباجی نے جواب دیا "باپ اور ڈاکٹر دونوں کی نگاہ سے۔" اور مجھے یاد ہے کہ حضرت ماموں جان نے اپنا ایک کان میرے دل کی جگہ پر لگا کر میرا معائنہ کیا تھا۔

پھر جب میں دسویں جماعت میں قادیان میں پڑھتا تھا۔ اور اباجی 1939ء میں پنشن لے کر قادیان آگئے۔ اور کچھ عرصہ ہمارے نانا جان خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کے پہلے مکان میں بمع اہل و عیال مقیم رہے اور پھر ہم سب محلہ دارالفضل میں اپنا مکان بن جانے پر وہاں آگئے۔ تو حضرت ماموں جان سے ملاقات کے موقعے ملتے رہے۔ 1940ء میں جب میں نے میٹرک پاس کیا اور نہ صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء بلکہ قادیان سنٹر بھر میں اول آیا۔ تو کالج میں داخلے اور مضامین کے انتخاب کے لئے اباجی نے حضرت امام الثانی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت ماموں جان سے مشورے گئے۔

مجھے یاد ہے جب فزکس اور ریاضی کے انتخاب کے متعلق حضرت ماموں جان سے عرض کیا گیا کہ حضرت امام الثانی نے اس انتخاب کو پسند فرمایا ہے تو آپ نے بے ساختہ فرمایا کہ "جو حضرت صاحب نے فرمایا ہے اسی میں برکت ہے۔"

غالباً 1940ء ہی کا واقعہ ہے کہ میں ملتان سے (کیونکہ ملتان کالج میں داخلہ لیا ہوا تھا) جلسہ سالانہ کے موقع پر خدام الاحمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ میں شامل ہوا۔ مقابلہ بیت اقصیٰ میں تھا اور مقابلہ میں کافی خدام شریک تھے جو علمی قابلیت کے لحاظ سے یقیناً مجھ سے بڑھ کر تھے۔ میری باری آئی۔ میں نے ایک مضمون لکھ کر زبانی یاد کر لیا تھا۔ اور وقت کے مطابق تقریر کے انداز میں وہ مضمون سٹیج پر جاکر دہرا دیا۔ ابھی میرے بعد بہت سے خدام کی تقریریں ہونی تھیں کہ میں کسی ضرورت سے بیت کے اندرونی حصہ سے اٹھ کر باہر جانے لگا تو برآمدے میں آتے ہوئے ایک صاحب کے قریب سے گذرا جو محراب کے ستون سے پیٹھ لگائے اور کمبل میں لپٹے لپٹائے ایسے بیٹھے تھے کہ ان کا چہرہ پوری طرح نظر نہیں آرہا تھا۔ جوں ہی میں قریب سے گذرا تو مجھے کمبل میں سے حضرت ماموں جان کی آشنا آواز آئی۔ "خوب تھی تمہاری تقریر خوب تھی۔"

اور اس مقابلہ میں اول آنا میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔

1942ء میں میں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا اگرچہ اپنے کالج کی آرٹ کلاس میں سے اول آیا۔ لیکن نمبر بہت اچھے نہیں تھے۔ نتیجہ نکلنے کے بعد ایک دن قادیان میں بازار سے گذر رہا تھا کہ ذرا فاصلے سے آواز آئی۔ (سلام) مجھے معلوم ہے۔ تم پاس ہو گئے ہو لیکن میں تمہیں مبارک نہیں دوں گا۔" میں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت ماموں جان مجھ ناچیز سے مخاطب تھے۔ جب میں قریب گیا تو یہی الفاظ دہرا کر فرمایا "کیا تم سمجھتے تھے کہ میں تمہیں بھول جاؤں گا۔" میں تمہارے اباجی سے تمہارے پاس ہونے اور نمبروں کے متعلق پوچھ چکا ہوں میں تو جو بھی اچھا لڑکا قادیان سے نکلتا ہے اس کا خیال رکھتا ہوں اور اس کے والد سے اس کے متعلق پوچھتا رہتا ہوں۔"

میرے اللہ! آپ اس انسان کی اولاد اور نسل پر اپنی بے پایاں برکتوں کا نزول فرمایئے جو جماعت کے نوجوانوں کا اتنا درد اپنے دل میں رکھتا تھا۔ آمین۔

ان دنوں میری بڑی ہمشیرہ بشریٰ خانم سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج تھیں۔ اور ہمارا نصف خاندان (بمع اباجی و میرے) قادیان سے امرتسر منتقل ہوا تھا۔ امرتسر ہسپتال میں داخل ہونے سے قبل ہمشیرہ حضرت ماموں جان کے زیر علاج قادیان میں رہی تھیں۔ اس لئے جب بھی امرتسر سے قادیان آنے کا موقع ملتا میں حضرت ماموں جان کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ ہمشیرہ کی حالت کے متعلق عرض کرتا اور آپ اپنے قیمتی مشورہ سے مستفید فرماتے۔

ایک مرتبہ میں انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹریکل آف انجینئرز کے امتحان میں شریک ہوا۔ ایک حصہ میں پاس ہو گیا اور دوسرے حصہ میں پاس نہ ہوا۔ اس کے بعد حضرت ماموں جان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ وہ اباجی سے نتیجہ کے متعلق دریافت فرما چکے تھے۔ لیکن مجھ سے پوچھا جبکہ لہجہ میں محبت اور ہمدردی تھی۔ "پاس ہو گئے ہو؟" پھر فرمایا "تمہارے پاس نہ ہونے کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ تم نے بنیادی تھیوری کو ہی نہ سمجھا ہو۔" نوجوانوں پر حسن ظنی اور ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کی عظیم الشان مثال آپ کے یہ الفاظ پیش کرتے ہیں پھر میرے عرض کرنے پر کہ سلیبس عین امتحان کے قریب تبدیل ہو گیا (کم از کم ہندوستان کے امیدواروں کو دیر سے اس تبدیلی کا علم ہوا تھا) نئے سلیبس کے مطابق خاص تیاری امتحان سے پہلے نہ ہو سکی۔ اس لئے کم امتحانی سوال مجھ سے حل ہو سکے۔ آپ نے اطمینان کا اظہار فرمایا۔

میرے اباجی اخوند محمد اکبر خان کو ذیابیطس کی تکلیف تھی غالباً 1930ء میں انہیں (جبکہ ہم ملتان میں رہتے تھے) گردن پر کاربنکل نکلا تھا۔ اس پھوڑے کا اپریشن حضرت ماموں جان سے مظفر گڑھ میں جاکر کرایا گیا تھا۔ پھر 1946ء میں اباجی کو گردن پر ہی قادیان میں پھوڑا نکلا۔ اور بخار ہوا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اباجی بہت کمزور ہو گئے میں روزانہ حضرت ماموں جان کی خدمت میں ان کے مکان "الصفہ" پر حاضر ہو کر اباجی کی کیفیت عرض کرتا اور مشورہ چاہتا۔ ایک روز فرمایا کہ کسی دن صبح کے وقت مکان پر آکر دیکھوں گا۔ چونکہ آپ ان دنوں دھوپ میں باہر نہیں نکل سکتے تھے اس لئے دوسرے روز ہی قریباً

## ایک اچھی بات

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں خود فلاں کام کر سکتا ہوں وہ اگر اس کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا دراصل دعا نہیں ہوگی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرلے۔

فجر کے معاً بعد ہمارے دروازے پر دستک ہوئی۔ میں باہر آیا تو حضرت ماموں جان کھڑے تھے۔ فرمایا "ایک پیالے میں گرم پانی پوٹیش یا بورک ڈال کر اور کچھ ڈاکٹری روئی تیار کر کے اپنے اباجی کے پاس رکھوا دو۔ پانچ کے بعد مجھے اندر بلا لو۔ اتنی دیر میں باہر ٹہلتا ہوں۔" ہم نے جلدی سے سب کچھ ٹھیک کیا۔ آپ مجھے ہدایت دیتے گئے کہ یوں پٹی کھولو۔ یوں پھوڑے پر سے لگی ہوئی دوائی صاف کر دو۔ اس کے بعد انگلی سے پھوڑے کو دبا کر دیکھا۔ اور مجھے کہا اب پٹی باندھ دو۔ بعد میں باہر تشریف لا کر مجھے فرمایا کہ یہ کاربنکل ہے اور اس کا اپریشن کرانا ہوگا۔ چونکہ کمزوری بہت ہے اس لئے صرف اوپر سے چیرا دے دینا چاہئے اور کاربالک گلیسرین لگا لگا کر Sluff کو پگھلا دینا چاہئے۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے میں نے مناسب رنگ میں اباجی سے ذکر کیا۔ اور پوچھا کہ کیا لاہور یا امرتسر چل کر اپریشن کرائیں گے۔ تو وہ کہنے لگے کہ قادیان سے باہر اب بالکل نہیں جاؤں گا۔ حضرت میر صاحب سے عرض کرو کہ وہ خود میرا اپریشن کریں۔ حضرت ماموں جان ان دنوں اپریشن کرنا چھوڑ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے اپریشن کرا لو...... لیکن اباجی نے دوبارہ مجھے آپ کی خدمت میں بھجوایا کہ قادیان سے باہر نہ جاؤں گا۔ اور اگر اپریشن کراؤں گا۔ تو آپ ہی سے۔ یہ شام کا وقت تھا۔ چند لمحے سوچ کر مجھے فرمایا "ابھی نور ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب سے کہہ دو کہ صبح سات بجے اپریشن روم میں اپریشن کا سامان تیار ہو۔ اور ایسا انتظام کرو کہ اس وقت سے پہلے تمہارے اباجی اپریشن ٹیبل پر لیٹے ہوں۔ اور تم یہاں آکر مجھے اپنے ساتھ لے جانا میں تیار ہوں گا۔" چنانچہ اسی رات میں نے نور ہسپتال میں ایک فیملی کوارٹر ریزرو کرالیا۔ اور انچارج ڈاکٹر صاحب سے مل کر صبح کے متعلق تمام کارروائی کا پروگرام بنالیا۔

صبح جبکہ اباجی کو سٹریچر پر ڈال کر ہسپتال پہنچا دیا گیا اور آپریشن روم میں سات بجے سے قبل ہی تمام تیاری مکمل ہو گئی۔ میں حضرت ماموں جان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ "ناصری گنج" کے عقب والے صحن میں ٹہل رہے تھے مجھے دیکھتے ہی دریافت فرمایا کیا تیاری مکمل ہو گئی۔ اور میری طرف سے اثبات میں جواب ملنے پر غسل خانے میں جاکر ہاتھ دھوئے اور سیدھے آپریشن روم کی طرف میرے ساتھ روانہ ہو گئے۔ راستے میں کافی لوگ ملے جو مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے لیکن آپ دور سے ان کو مصافحہ سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدیہ ہفت روزہ میں شائع ہونے والا مضمون

# دن رات خدمت خلق میں مصروف

# احمدیہ ہسپتال قادیان

ملک کی تقسیم سے پہلے حضرت امام جماعت الاول کے اسم گرامی پر قادیان میں جماعت کا نور ہسپتال قائم تھا مگر تقسیم کے بعد یہ ہسپتال اگرچہ جماعت کی ملکیت تو ہے لیکن سرکاری ہسپتال کے طور پر کام کر رہا ہے۔ 1947ء میں نور ہسپتال جماعت کے قبضہ سے نکل گیا مکان اور فرسٹ ایڈ تک کا سامان بھی نہ رہا۔ لہٰذا اس بے سروسامانی کے عالم میں میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب کچھ سامان اور ادویات فراہم کر کے درویشوں کی طبی خدمات بجالاتے رہے۔

شروع ماہ صلح / جنوری 1948ء ہش میں میجر صاحب پاکستان تشریف لے گئے اور یہ اہم فریضہ کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے سپرد ہوا جسے آپ خدمت خلق کی بہترین روح کے ساتھ قریباً ساڑھے سات برس تک نبھاتے رہے۔

ابتدا میں درویشوں کا طبی مرکز ڈاکٹر احسان علی صاحب والی دکان میں قائم کیا گیا۔ ان دنوں درویشوں کی نقل و حرکت صرف احمدیہ محلہ تک محدود تھی اور غیر مسلم بھی خال خال ہی احمدی علاقہ میں قدم رکھتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کو احمدیہ شفاخانہ کا چارج سنبھالے ابھی چند دن ہی گذرے تھے کہ بائیکاٹ کا المناک سانحہ پیش آگیا۔ بائیکاٹ کے ایام میں آپ ایک مرتبہ چند دوستوں کے ہمراہ بہشتی مقبرہ دعا کے لئے تشریف لے گئے وہاں موضع ننگل کی ایک بڑھیا آئی اور کہا کہ تم لوگ نیک ہو۔ اس مزار پر کھڑے ہو میرا داماد سخت بیمار ہے۔ اس کی شفا کے لئے دعا کرو۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے کہا مائی ہم دعا بھی کریں گے لیکن تم اپنے داماد کو ہمارے ڈاکٹر کو دکھا کر دوا وغیرہ بھی دو۔ پکٹنگ کی مشکلات کے پیش نظر دوسرے دن اپنے داماد کو چارپائی پر لٹا کر بہشتی مقبرہ کے گیٹ تک لے آئی ڈاکٹر صاحب نے وہاں جاکر مریض کو دیکھا اور ایک درویش کے ذریعہ دوا بھجوا دی۔ دو تین روز بعد مریض کو افاقہ ہو گیا اور بڑھیا پکٹنگ والوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کی دکان پر آگئی اور دو تین روز بعد اس کا داماد دو تین اور مریضوں کو ساتھ لیکر آگیا اور چند ہی روز بعد آس پاس کے مہاجر بھی آنا شروع ہو گئے۔ پندرہ روز کے اندر اندر مریضوں کی تعداد 30-40 روزانہ پہنچ گئی اس طرح پکٹنگ اور بائیکات عملاً بالکل بیکار ہو کر رہ گیا۔ اور مریضوں کی آمد کے ساتھ ساتھ بعض غیر مسلم دودھ سبزی و دیگر ضروریات زندگی بیچنے کے لئے آنا بھی شروع ہو گئے۔

ڈاکٹر احسان علی صاحب کی دکان فسادات کے بعد بالکل خالی تھی۔ اس میں صرف ایک میز اور دو خالی الماریاں چند شیشیاں پڑی تھیں جن میں بعض میں بچی ہوئی ادویات تھیں۔ دو پرانے اور زنگ آلود چاقو اور دو ایک قینچی کے علاوہ کوئی دوسرا سامان نہ تھا۔ فرنیچر وغیرہ کا انتظام تو سٹور سے کر لیا گیا۔ ادویات اور دیگر سامان مہیا کرنا ناممکن نظر آرہا تھا۔ دار اور قرب و جوار کے مکانات میں سے جہاں سے بھی کوئی بوتل شیشی وغیرہ مہیا ہو سکی شفاخانہ میں جمع کر لی گئی۔ ان میں سے بعض میں کار آمد ادویات بھی مہیا ہو گئیں۔ اس اثناء میں گورنمنٹ کی چند ادویات ریفیوجی فنڈ سے درویشوں کو دی گئیں۔ اس عطیہ کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔ غیر مسلم مریضوں کی حاضری روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور تمام دوائیں ختم ہو گئیں۔ اس موقعہ پر ایک معزز سکھ دوست کے ذریعہ مبلغ 80 روپیہ کی ادویات امرتسر سے منگوائی گئیں۔ شہادت / اپریل۔ ہجرت / مئی 1948ء تک مریضوں کی تعداد 90 سے 100 تک روزانہ پہنچ گئی۔ شفاخانہ کے ذرائع آمد مسدود اور فنڈ محدود تھا۔ اس لئے فکر پیدا ہوئی کہ اتنے مریضوں کے اخراجات کیسے پورے ہو سکیں گے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے انجمن سے اس بات کی اجازت لی کہ غیر مسلم ذی استطاعت مریضوں سے علاج کے معاوضہ میں آنہ دو آنہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں سوڈیڑھ سو روپیہ جمع ہو گیا جس سے مزید ادویہ اور سامان خرید اگیا اور اس طرح عوام کے علاج میں سہولت پیدا ہو گئی۔

ڈاکٹر صاحب اور دوسرے درویش اپنے علاقہ سے باہر نہ جاسکتے تھے۔ جوں جوں مریض زیادہ آتے گئے۔ ان میں سے بعض کو دیکھنے کے لئے ان کے گھروں میں جانا پڑتا اور اس کے لئے خاص اہتمام کرنا پڑتا پہلے تو آپ چند درویشوں کی معیت میں جایا کرتے تھے لیکن آہستہ آہستہ خطرہ دور ہوتا گیا اور پھر ڈاکٹر صاحب نے اکیلے ہی جانا شروع کر دیا۔ اس طرح قریبی گاؤں میں جانے کے لئے بغیر ٹانگہ اور تین چار ہمراہیوں کے جانا خطرہ سے خالی نہ تھا۔ یہ خطرہ بھی پھر رفتہ رفتہ دور ہو گیا اور آپ تنہا ہی سب طرف مریض دیکھنے نکل کھڑے ہوتے۔ اور کچھ عرصہ بعد تو خدا کے فضل سے ہر جگہ دن ہو یا رات جانے میں کوئی رکاوٹ نہ رہ گئی۔

ماہ مئی 1948ء کے بعد شفاخانہ کی ساتھ والی دکان شامل کر کے اس کی توسیع عمل میں آئی۔ لیکن چند روز بعد جب وہ جگہ بھی ناکافی ثابت ہوئی تو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب والا مکان خالی کروا لیا گیا۔ اس کی نچلی منزل میں دفتر کنسلٹیشن' ڈریسنگ' ڈسپنسنگ' اوپریشن روم کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے بنا لئے گئے۔ بالائی منزل میں دو کمروں کو درویشوں کے لئے بنا لیا گیا اور باقی حصہ میں دو ڈسپنسر اور ایک مددگار کارکن کی رہائش کا انتظام کر دیا گیا۔

شفاخانہ میں آمد متمول مریضوں سے ہوتی اس سے شفاخانہ کے لئے سامان ادویات خرید کر لی جاتیں اور خدا کے فضل سے ایک سال کے عرصہ میں عام استعمال کی ادویات و سامان شفاخانہ میں فراہم ہو گیا اور سوائے ابتدائی 80 روپیہ کے شفاخانہ کو نہ مزید کسی سے امداد کی ضرورت پڑی نہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ پر کوئی بوجھ ڈالا گیا۔ جوں جوں ارد گرد کے علاقہ میں شفاخانہ کی شہرت پھیلتی گئی مریض بھی بکثرت آنے لگے۔ بعض غیر مسلم دور دور سے محض اس غرض سے آتے تھے کہ قادیان میں رہنے والوں کو دیکھ آئیں گے اور دوا وغیرہ بھی لیتے آئیں گے۔ اور پھر تو خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ ایسی شہرت حاصل ہوئی کہ تمام ضلع گورداسپور کی مختلف جگہوں بلکہ ضلع امرتسر ہی سے نہیں شہر امرتسر سے بھی مریض آنے لگے۔ پہلے سال شفاخانہ نے کوئی غیر مسلم انڈور میں نہیں رکھا کیونکہ خطرہ تھا کہ کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔ لیکن دوسرے سال شفاخانہ کے سامنے والا مکان جس میں دو چھوٹے چھوٹے کمرے تھے خالی کرا لیا گیا۔

سال 1948ء میں آؤٹ ڈور مریضوں کی کل تعداد 31246 تھی جو سال 1949ء میں 45349 تک پہنچ گئی اس سال انڈور میں 231 مریض تھے جن میں کثیر تعداد غیر مسلموں کی تھی سال 1950ء میں 41790 مریضوں کا علاج آؤٹ ڈور اور 200 مریضوں کا علاج انڈور کیا گیا۔ 1951ء کے اکتوبر تک کل تعداد آؤٹ ڈور کے مریضوں کی 28601 اور انڈور کی 200 تھی۔ احمدیہ شفاخانہ کے قیام کے وقت ڈاکٹر صاحب کے پاس دو صاحب بطور ڈسپنسر کام کرتے تھے دو تین ماہ بعد ایک صاحب پاکستان چلے گئے چونکہ کام زیادہ تھا اس لئے دو درویش کو ڈسپنسنگ کی ٹریننگ کے لئے شفاخانہ میں رکھ لیا گیا۔ ان میں سے ایک محمد احمد صاحب مالاباری اور دوسرے مبارک علی صاحب واقف زندگی تھے۔ مبارک علی صاحب تھوڑے ہی عرصہ میں پوری ٹریننگ حاصل کر کے تسلی بخش کام کرنے لگے اور قریباً دس ماہ کام کرنے کے بعد مولوی فاضل کلاس میں داخل ہو کر یہ کام چھوڑ دیا۔ ان کی جگہ ایک اور درویش مکرم ملک بشیر احمد ناصر کو کام پر لگایا جو بہت جلد کام سیکھ کر شفاخانہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوئے۔ مکرم غلام ربانی صاحب مکرم ملک بشیر احمد صاحب اور مکرم محمد احمد صاحب مالاباری کو بطور ڈسپنسر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ کیونکہ قادیان میں کوئی لیبارٹری نہ تھی اور پیشاب۔ پاخانہ' خون' بلغم وغیرہ ٹیسٹ کروانے کے لئے مریض کو امرتسر بھجوانا پڑتا تھا اس لئے 1951ء کے شروع میں ایک مائیکروسکوپ اور لیبارٹری کا ضروری سامان خرید کر چھوٹے پیمانہ پر لیبارٹری کا کام بھی شروع کر دیا گیا۔ اس کے بعد 1951ء میں مستورات کی مخصوص امراض کے علاج کے لئے ایک نرس کی خدمات بھی حاصل کر لی گئیں۔

یہ شفاخانہ جس کی بنیاد میجر ڈاکٹر محمود کے ہاتھوں پڑی اور جس کو ترقی دینے میں کیپٹن بشیر احمد صاحب نے ساڑھے سات سال محنت شاقہ سے کام لیا تھا اب تک نہایت کامیابی سے چل رہا ہے اور خدمت خلق میں مصروف عمل ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 13 صفحہ 64 تا 67)

کوئی کوالیفائڈ اور قابل ڈاکٹر نہ ملنے پر احمدیہ شفاخانہ کی حیثیت ایک ڈسپنسری کی رہ گئی اور R.M.P. ڈاکٹر خدمت کرتے رہے اسی سلسلہ میں ڈاکٹر غلام ربانی صاحب اور ڈاکٹر منور علی صاحب نے ایک لمبا عرصہ بزرگ درویشوں اور کارکنان کی خدمت سرانجام دی۔ ہسپتال کی موجودہ شکل میں تبدیلی سے پہلے سید بشارت احمد صاحب یہ خدمت کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ قادیان کی بار بار درخواست پر حضرت امام جماعت الرابع نے ڈاکٹر طارق احمد صاحب کو جو اس وقت گھانا میں نصرت جہاں کے ماتحت جماعت کی خدمت کر رہے تھے اگست 89ء میں قادیان بھجنے کا فیصلہ کیا ڈاکٹر طارق احمد صاحب نومبر 90ء میں ہی قادیان تشریف لائے۔ شفاخانہ کی عمارت میں ضروری مرمت اور تبدیلیاں اپنی نگرانی میں کرنے کے بعد ایک مکمل ہسپتال کی صورت میں جون 91ء سے کام شروع کیا گیا۔ ہسپتال میں Consultation Room کے علاوہ داخلہ یعنی Indoor لیبارٹری۔ X-Ray۔ ای سی جی' زچگی اپریشن وغیرہ کی سہولیات مہیا کی گئیں۔ مارچ 1996ء سے ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر بھی کام کرنے لگی ہیں۔ اس آسامی پر پہلے ڈاکٹر منجوٹ صاحبہ نے کام شروع کیا اور ان کے جانے کے بعد ڈاکٹر رافعہ خاتون صاحب یکم جولائی 1997ء سے خدمت کر رہی ہیں۔

ہسپتال میں چھوٹے بڑے تقریباً ہر قسم کے اپریشن ہوتے ہیں کرناٹک اور بہار سے آئے ہوئے احمدیوں کا اپریشن بھی اس ہسپتال میں کیا گیا ہے۔ دل کے مریضوں کے لئے Cardiac Monitor بھی یہاں رکھا گیا ہے جون 1997ء تک یعنی گزشتہ 6 سال میں 152672 مریضوں کا آؤٹ ڈور علاج کیا گیا۔ 2712 مریضوں کو داخل کر کے علاج کیا گیا۔ 370 زچگی کے کیس کئے گئے اور 859 چھوٹے بڑے اپریشن ہسپتال میں کئے گئے۔

دن بدن غیر مسلم بھائیوں کی توجہ ہسپتال کی طرف زیادہ ہو رہی ہے ہسپتال کی نئی عمارت بن جانے پر مریضوں کو زیادہ سہولت مہیا ہو سکے گی اور اس طرح امید ہے کہ دو تین سال کے بعد احمدیہ شفاخانہ اور بھی بہتر رنگ میں خدمت بجا لائے گا۔

ہسپتال کی زیر نگرانی مجلس خدام الاحمدیہ کی مدد سے متعدد بار قادیان میں آنکھوں کے کیمپ لگائے جاچکے ہیں۔ سرکاری ڈاکٹروں کے علاوہ ڈاکٹر کرنل ظہیرالدین خاں صاحب بھی دو تین بار چند دنوں کے لئے ہسپتال آکر یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ علاوہ ازیں قادیان کے ارد گرد گاؤں میں خاص کر کے 92ء جولائی میں سیلاب کے بعد متعدد بار Madical Camps لگ چکے ہیں۔ جو احمدیہ شفاخانہ کے زیر نگرانی لگائے گئے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم احمد خادم

# لوائے احمدیت کی لمحہ بہ لمحہ کہانی

"لواء" ایک عربی لفظ ہے۔ اس کے معنی عَلَم اور جھنڈے کے ہیں۔ جھنڈا کسی قوم کی علامت ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ ایک مخصوص قوم یا طبقہ کی نمائندگی کرنا مقصود ہوتا ہے۔

**لواء بنانے کی تجویز** 1939ء کی بات ہے۔ امامت ثانیہ کے قیام پر پچیس سال مکمل ہو رہے تھے۔ جماعت احمدیہ' امامت جوبلی کی تقریبات منانے کی بھرپور تیاریاں کر رہی تھی۔ ان دنوں جب مجلس مشاورت منعقد ہوئی تو "تکمیل پروگرام جوبلی' کی ایک سب کمیٹی نے 'جہاں جوبلی کے انعقاد کے سلسلہ میں بہت سی تجاویز پیش کیں۔ ان میں سے ایک تجویز کچھ یوں تھی۔

جماعت احمدیہ کا کوئی مناسب جھنڈا مقرر کیا جائے جسے باقاعدہ طور پر جلسہ جوبلی کے موقع پر حضرت امام جماعت الثانی سے نصب کرانے کی درخواست کی جائے'

(تاریخ احمدیت جلد 8 ص 578)

اس تجویز کے حق میں 9 کے بالمقابل 348 ووٹ آئے۔

**اور تجویز منظور ہوئی** حضرت امام جماعت الثانی نے مجلس مشاورت کی اس تجویز کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ آپ نے لواء کو کسی بھی قوم کی عزت اور وقار کی علامت قرار دیا۔ آپ نے جھنڈے کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

جھنڈے میں قومی عزت کا سوال ہوتا ہے اور قوموں میں اخلاق اور کیریکٹر کو زندہ رکھنے کا احساس ہوتا ہے پس (-) میں امید رکھتا ہوں کہ تم جھنڈے کی عزت کو قائم رکھو گے تو جھنڈے کے ساتھ قومی اعزاز کا بھی سوال ہے؟

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 7۔ تا 9۔ اپریل 1939ء ص 61 مرتبہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قادیان)

## تیاری کے لئے اصولی راہنمائی

"میں بھی کثرات رائے کے حق میں فیصلہ دیتا ہوں" ان الفاظ کے ساتھ حضرت امام جماعت الثانی نے "لوائے احمدیت" بنائے جانے کی تجویز کو منظور فرمایا۔ اس ضمن میں آپ نے اس کی تیاری کے لئے اصولی طور پر راہنمائی فرمائی۔ فرمایا

"میرا خیال ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) کے (رفقاء) سے پیسہ پیسہ یا دھیلہ دھیلہ لے کر اس سے روئی خریدی جائے اور (رفیقات) کو دیا جائے کہ وہ اس کو کاتیں اور اس سوت سے "رفقاء" درزی کپڑا تیار کریں۔ اسی طرح "رفقاء" ہی اچھی سی لکڑی تراش کر لائیں پھر اس کو باندھنے کے بعد جماعت کے نمائندوں کے سپرد کر دیا جائے کہ یہ ہمارا پہلا قومی جھنڈا ہے پھر آئندہ اس کی نقل کروالی جائے۔ اس طرح جماعت کی روایات اس سے وابستہ ہو جائیں گی کہ آئندہ آنے والے لوگ اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گے"

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 7۔ تا 9۔ اپریل 1939ء ص 63 مرتبہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ قادیان)

**کمیٹی کی تشکیل** حضرت امام جماعت الثانی لوائے احمدیت کی تیاری کی منظوری دے چکے تھے۔ آپ نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی۔ کمیٹی میں مندرجہ ذیل احباب شامل تھے۔

1۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے
2۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب
3۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (امام جماعت الثالث)

اس کمیٹی کے ذمہ' لوائے احمدیت کی تیاری کے سبھی مراحل تھے یعنی لواء کے ڈیزائن کی تعیین' رفقاء اور رفیقات حضرت بانی سلسلہ سے چندہ کی وصولی' کپڑے کی تیاری' لمبائی چوڑائی کا فیصلہ کرنا' پول کی تیاری اور جھنڈے کی تنصیب اور لہرانے کے سلسلہ میں جملہ انتظامات کی تیاری۔

ممبران کمیٹی کے لئے یہ سارے کام' اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل نئی قسم کے تھے۔ ممبران کمیٹی نے بڑے غور و خوض کے بعد اپنی رپورٹ تیار کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضرت صاحب نے "لواء" کے بعض نمونے' کاغذ پر تیار کروا کے ملاحظہ فرمائے بالآخر حضرت صاحب نے لوائے احمدیت کی اس "شکل" کی منظوری دی جو اس وقت ہمارے ہاں رائج ہے۔

**خدوخال** حضرت امام جماعت الثانی کی حتمی منظوری کے بعد جو "لوائے احمدیت" بنایا جانا قرار پایا اس کے خدوخال کچھ اس طرح تھے۔

کپڑا کا رنگ سیاہ تھا۔ درمیان میں سفید رنگ میں مینارۃ (-) جبکہ ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل بنائی گئی۔ کپڑے کی لمبائی اٹھارہ فٹ اور چوڑائی نو فٹ تھی۔ لوائے احمدیت کے لہرانے کے لئے جو آہنی پول استعمال میں لایا گیا اس کی لمبائی باسٹھ فٹ تھی۔

**چندہ کی فراہمی** پہلا لوائے احمدیت' اپنی تیاری کے جن جن مراحل سے گذرا۔ اس کی تفصیل میں جانا لازمی ہے۔ اس کے لئے آغاز' چندہ کی فراہمی' سے کیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خواہش کے مطابق' لوائے احمدیت کے لئے چندہ' صرف رفقاء حضرت بانی سلسلہ نے فراہم کرنا تھا چنانچہ اس سلسلہ میں رفقاء حضرت بانی سلسلہ سے اپیل کی گئی تو ابتدا میں صرف تیئس روپے آٹھ آنے اور تین پیسے کی رقم اکٹھی ہوئی۔ اتنی تھوڑی وصولی کی وجہ یہ بنی کو بعض رفقاء حضرت بانی سلسلہ کو غلط فہمی ہوئی تھی کہ شاید ایک پیسے سے زائد چندہ نہیں لیا جائے گا چنانچہ دوسری بار بھرپور اپیل کی گئی تو ایک سو تیس روپے کی رقم جمع ہوئی۔ اس طرح یہ مرحلہ تو بخیر و خوبی مکمل ہوا۔ اب اگلا مرحلہ' روئی کا حصول تھا۔

**روئی کی دستیابی** روپے کی فراہمی کے بعد دوسرا مرحلہ' روئی کا حصول تھا حضرت امام جماعت الثانی کی خواہش کے مطابق' روئی بھی صرف وہی مطلوب تھی جسے رفقاء حضرت بانی سلسلہ نے خود ہی بویا ہو اور کاشت کیا ہو۔ اب خدا کی تقدیر دیکھئے کہ کس طرح اس نے یہ خواہش اپنے خاص فضل سے کچھ یوں پوری فرمائی کہ

حضرت میاں رفیق محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ونجواں ضلع گورداسپور جو حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ آپ قادیان تشریف لائے اور اپنے ساتھ کچھ سوت لائے اور اسے حضرت اماں جان کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی خواہش کے مطابق' انہوں نے کچھ کپاس خود بوئی' خود ہی اسے کاشت کیا اور بعض رفقاء حضرت بانی سلسلہ سے ہی کتوا کر اس سے سوت تیار کروا کر لائے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ سوت' مکرم جناب عبدالرحیم درد صاحب سیکرٹری امامت جوبلی کے پاس بھجوا دیا۔ یہ روئی' مطلوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ناکافی تھی۔ چنانچہ جناب عبدالرحیم درد صاحب کی درخواست پر امیر جماعت احمدیہ ونجواں نے مزید آٹھ دس سیر روئی بھجوا دی۔ یہ روئی مکرم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ قادیان بھجوائی گئی۔ بعد میں اس روئی سے بھی قادیان کی رفیقات حضرت بانی سلسلہ کے ذریعہ سوت تیار کروالیا گیا۔

**جب کپڑا بنا اور سلا گیا** اب سوت سے کپڑا بنانے کا سوال تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے قادیان اور تلونڈی کے بعض رفقاء حضرت بانی سلسلہ کے ذریعہ جو کپڑا بننے کا فن جانتے تھے اس سوت سے کپڑا بنوایا۔ ان رفقاء میں سے ایک حضرت میاں خیرالدین صاحب بھی تھے۔

کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق' لواء کو اٹھارہ فٹ لمبا اور نو فٹ چوڑا رکھا جانا تھا چنانچہ اب درزی کا کام جاننے والے رفقاء حضرت بانی سلسلہ کی ضرورت تھی چنانچہ ان کی مدد سے' کپڑے کو مطلوبہ سائز کی صورت تیار کرا لیا گیا۔

اب اس کپڑے پر' جھنڈے کے مطلوبہ اور منظور شدہ نقوش تیار کرانا تھے چنانچہ یہ کام' مکرم ملک عطاء الرحمان صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی مشترکہ کوششوں کے نتیجہ میں مکمل ہوا۔

**پول کی فراہمی** لواء کے لہرانے کے واسطے' باسٹھ فٹ' سیدھی اور لمبی اچھی لکڑی کا ملنا' خاص مسئلہ تھا ایسا ہونا ناممکن نظر آتا تھا چنانچہ بڑی سوچ و بچار کے بعد ایک پائپ کے ذریعہ کام چلانے کا پروگرام بنا چنانچہ مکرم بابو اکبر علی صاحب کی کوششوں سے ایک آہنی پول کی فراہمی کے سامان بھی ہو گئے۔

## لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب

28۔ دسمبر 1939ء کا دن تھا۔ سارا دن 'حضرت صاحب کی خدمت میں امامت جوبلی ے سلسلہ میں مختلف تہنیتی پیغامات اور سپاسنامے پڑھ کر سنائے جاتے رہے۔ اسی روز حضرت صاحب کی دو تقاریر بھی ہوئیں۔ حضرت صاحب نے اپنے آخری خطاب میں لوائے احمدیت بنائے جانے کا پس منظر بھی احباب کے سامنے پیش فرمایا

آپ نے فرمایا "یہ کہنا کہ یہ بدعت ہے تاریخ (-) سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ جھنڈا لہرانا ناجائز نہیں..... میں نے حضرت بانی سلسلہ کے منہ سے ایک مجلس میں یہ سنا ہے کہ ہمارا ایک جھنڈا ہونا چاہئے۔ جھنڈا لوگوں کے جمع ہونے کی ظاہری علامت ہے اور اس سے نوجوانوں کے دلوں میں ایک ولولہ پیدا ہوتا ہے حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود

یعنی میرے جھنڈے کی پناہ ہر سعید کو حاصل ہو گی اور اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنا جھنڈا نصب کریں تا سعید روحیں اس کے نیچے آ کر پناہ لیں۔ یہ ظاہری نشان بھی بڑی اہم چیزیں ہوتی ہیں...... پس جھنڈا نہایت ضروری ہے اور بجائے اس کے کہ بعد میں کوئی بادشاہ آ کر اسے بنائے یہ زیادہ مناسب ہے کہ یہ (رفقاء حضرت بانی سلسلہ) کے ہاتھوں اور موجودہ (امامت) کے زمانہ میں بن جائے...... یہ حضرت (بانی سلسلہ) کے ایک شعر کو بھی پورا کرتا ہے...... خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ جھنڈا بنانے کی توفیق دی کہ جس سے حضرت بانی سلسلہ کا ایک شعر ظاہری رنگ میں بھی پورا ہوتا ہے اور اس وجہ سے کہ ہم لوگوں کو باطن کا بھی خیال رہے اور یہ محض ظاہری رسم ہی نہ رہے"

(روائیداد جلسہ امامت جوبلی ص 23'24 مرتبہ مکرم جناب عبدالرحیم درد صاحب ایم۔اے)

**اب لواء احمدیت لہرا رہا تھا** سٹیج کے شمال مشرقی کونہ کے ساتھ' پانچ فٹ اونچا چبوترہ بنایا گیا۔ اس چبوترے پر لواء کے لئے باسٹھ فٹ لمبا آہنی پول نصب کیا گیا تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے دو بج کر دس منٹ پر اپنے دست مبارک سے لوائے احمدیت' اسی سے باندھا اور گیارھویں منٹ پر اسے فضا میں بلند کرنا شروع کیا۔ اسی دوران آپ بڑی رقت کے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# انڈونیشیا کا صدارتی انتخاب

موجودہ دنیا کے چند قدیم ترین حکمرانوں میں سے ایک انڈونیشیا کے صدر سوہارتو کو ایک بار پھر صدر منتخب کرنے کے لئے قومی مشاورتی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ ایک ہزار افراد پر مشتمل یہ اسمبلی ملک کے نئے صدر اور نئے نائب صدر کا انتخاب کرے گی۔ ان کے عہدہ کی مدت 5 سال ہو گی۔ یہ اجلاس 11- مارچ تک جاری رہے گا۔ صدر کے عہدہ کے لئے صدر سوہارتو واحد امیدوار ہیں جو ساتویں بار مزید پانچ سال کے عرصہ کے لئے صدر منتخب ہو جائیں گے۔ نائب صدر کے لئے صدر سوہارتو کے قریبی ساتھی اور ریسرچ ٹیکنالوجی کے وزیر یوسف حفیظی امیدوار ہیں۔

انڈونیشیا میں اس وقت سخت معاشی بحران ہے۔ حالانکہ یہ ملک مشرق بعید کے ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہو رہا ہے۔ اس بحران کی وجہ سے ملک میں صدر سوہارتو کے خلاف مظاہرے شروع ہیں۔ جن پر قابو پانے کے لئے مظاہروں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ صدر سوہارتو اس بحران پر قابو پانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ یہاں پر بھی معیشت کی خرابیوں کی ذمہ داری انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ یعنی آئی ایم ایف پر ڈالی جا رہی ہے۔ تاہم سیاسی باتوں کے باوجود چونکہ آئی ایم ایف قرضے دینے کی سفارش کرنے والا عالمی ادارہ ہے اس لئے اکثر ترقی پذیر ممالک آئی ایم ایف کی باتیں یا احکامات ماننے پر مجبور ہوتے ہیں۔ چنانچہ سارے اقتصادی بحران کے باوجود انڈونیشیا کے صدر سوہارتو نے اعلان کیا ہے کہ معاشی بدحالی اور سیاسی بے چینی کے باوجود وہ آئی ایم ایف کے ساتھ ہونے والے معاہدے پر کاربند رہیں گے۔ اور تمام شرائط کو لاگو کریں گے۔

انڈونیشیا سیاسی طور پر امریکہ کے حلیف ممالک میں شمار ہوتا ہے اور آئی ایم ایف کی پالیسیاں امریکہ کے سیاسی مفادات کے شانہ بشانہ چلتی ہیں۔ اگرچہ بظاہر ان دونوں باتوں میں کوئی ربط نظر نہیں آتا۔ لیکن ماہرین اور مبصرین کا تاثر یہی ہے کہ امریکہ کی سیاسی پالیسیوں اور آئی ایم ایف کی اقتصادیاں پالیسیوں میں گہرا تال میل ہوتا ہے۔ اس کا اظہار اس طرح سے بھی ہوتا ہے کہ حالیہ بحران کے دنوں میں صدر سوہارتو کو آئی ایم ایف کی پالیسیوں پر قائم رہنے کے لئے صدر کلنٹن امریکہ سے فون پر تلقین کرتے رہتے ہیں۔ حالیہ بحران میں آئی ایم ایف کی پالیسیوں پر تنقید کی جا رہی ہے لہٰذا خطرہ ہے کہ یہ ممالک سیاسی دباؤ کی وجہ سے ان پالیسیوں سے کہیں انکار نہ کر دیں۔ صدر سوہارتو نے یقین دلایا ہے کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ صدر کی اس بات کو ان کے انتخابات سے بھی جوڑا جا رہا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ آئی ایم ایف کی حمایت حاصل کرکے وہ اپنی انتخابی مہم کی کمزوریوں کو چھپانا چاہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 5

ساتھ (-) دعائیں پڑھ رہے تھے۔ تمام احباب بھی حضرت صاحب کے ساتھ ہم آواز تھے۔ سب پر رقت طاری تھی اور سبھی آبدیدہ تھا۔ جونہی 'لوائے احمدیت فضا میں بلند ہونا شروع ہوا تو فضاء' فلک شگاف دینی نعروں سے گونج اٹھی۔ حضرت صاحب کی تین بار کی جنبش نے دو بج کر بارہ منٹ پر لوائے احمدیت کو آہنی پول کی اونچائی تک پہنچا دیا اور اس وقت' ساری فضا' ترانہ حمد اور دینی نعروں سے گونج رہی تھی۔

**قدرت الٰہی کا عجیب نظارہ** لوائے احمدیت کا کپڑا موٹا اور بھاری تھا۔ سبھی کہہ رہے تھے کہ یہ جھنڈا اوپر جاکر' اکٹھا ہو کر لٹک جائے گا اور نظر نہیں آسکے گا۔ اس وقت' ہوا ساکن تھی' اور یہ ساکن ہوا' ان خدشات کو تقویت دے رہی تھی۔ جھنڈا اوپر تک تو لپٹا ہوا ہی پہنچا کہ اچانک' خدا تعالیٰ کی تائید غیبی سے ہوا کا ایک زور دار جھونکا آیا اور جھنڈا کھل کر لہرانے لگا اور کچھ دیر تک' سارے احباب نے لوائے احمدیت کے نقوش' جی بھر کر دیکھے اور یوں اسے لہراتے ہوئے' سبھی احباب نے دیکھ لیا۔

**"اقرار نامہ"** لوائے احمدیت لہرائے جانے کے بعد حضرت جماعت الثانی نے احباب جماعت سے ایک عہد لیا۔ عہد لواء کی حفاظت سے متعلق تھا۔ یہ اس لواء احمدیت کی سربلندی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کا وعدہ تھا۔ یہ اقرار' اشاعت احمدیت کے لئے ہر ممکنہ سعی کرنے کا تھا۔ عہد کے الفاظ یہ تھے۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے "دین حق" اور احمدیت کے قیام' اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے ہر دم کوشش کرتا رہوں گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کروں گا کہ احمدیت یعنی "دین حق" دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔(-)

(روئیداد جلسہ امامت جوبلی ص 5 مرتبہ مکرم جناب عبدالرحیم درد صاحب ایم۔اے)

پس لواء احمدیت' جماعت احمدیہ کی عزت کا نشان ہے۔ یہ ہمارے وقار کی علامت ہے۔

ملک صلاح الدین صاحب کی کتاب جلد ہفتم سے

# حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب گڑھ شنکری

خاکسار مؤلف نے پندرہ سال تک چوہدری صاحب سے سوانح قلمبند کر دینے کا مطالبہ جاری رکھا وہ اپنے حد درجہ انکسار کے باعث اس سے احتراز کرتے تھے۔ حتیٰ کہ لمبے عرصے تک کبھی تصویر بھی نہ کھنچوائی تھی۔ بالآخر کامیابی ہوئی اور جولائی سال گذشتہ میں آپ نے میری عرض قبول کرکے حالات تحریر کرکے ارسال فرمائے۔

احباب دیکھیں گے کہ ان کے بعض ہم وطن بزرگوں کا بھی ان میں ذکر ہے جن کے متعلق مزید تفصیل خاکسار کے مطالبہ پر آپ نے رقم فرمائی اور غالباً ان بزرگوں میں سے اکثر کے متعلق مزید حالات کہیں سے بھی دستیاب نہ ہو سکیں گے خاکسار نے بالعموم آپ ہی کے الفاظ میں حالات درج کئے ہیں تا ان کی تاثیر قائم رہے آپ کی اجازت سے شاذ کے طور پر اکا دکا لفظ تبدیل کیا ہے۔ یا اختصار کیا ہے۔

آپ نے حالات ارسال کرتے ہوئے اپنے مکتوب مورخہ 59-7-1 میں تحریر فرمایا ہے:-

"آپ بڑے استقلال اور پختہ عزم کے ساتھ ایک بہت بڑے لمبے عرصے سے مجھے توجہ دلاتے آ رہے تھے کہ میں اپنے حالات لکھ کر آپ کے پیش کروں۔ میں اپنے آپ کو اس قابل ہرگز نہ پاتا تھا کہ میرے حالات سے بھی کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کیوں کہ میں ایک مستور اور ناقابل ذکر شخص ہوں۔ اور گو میرے پر یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہوا ہے کہ میں ایک عرصہ تک حضرت بانی سلسلہ کی پاک صحبت میں رہا ہوں مگر مجھے نہایت افسوس اور رنج ہے کہ میں اس زمانہ کی حضرت صاحب کی باتیں یاد نہیں رکھ سکا۔ کیونکہ میرا وہ بچپن کا زمانہ تھا اور میں سمجھ رہا تھا کہ سب کچھ تو حضرت صاحب کے پاکیزہ کلمات کا حصہ الحکم میں آجاتا ہے۔ اس لئے میں کیا لکھوں مگر آپ کے مستقل اصرار نے مجبور کیا کہ میں اپنے حالات جو بھی ہیں انکو اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں آپ کے پیش کر دوں..... میری غلطی سے چشم پوشی کرکے ان کو درست کرلیں بشرطیکہ آپ میرے ان حالات کو (-) میں شائع کرنا پسند فرماویں...... اگر آپ کو پسند نہ آئے تو مجھے کوئی تکلیف نہ ہو گی اور نہ آپ پر ذرہ بھر شکوہ ہو گا۔ کیونکہ میرے حالات ہی قابل اشاعت نہ تھے......

"میں آپ سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے انجام بخیر کی دعا کریں اور دوسرے درویشان سے بھی اگر فرماویں تو مزید احسان ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب اور آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین"

قریباً پونے تین سال کے بعد خاکسار مولف کو دو ہفتے کے لئے پاسپورٹ ملا۔ ایک روز کے لئے 20- مارچ 1960ء کو ربوہ جانے اور حضرت امام جماعت الثانی اور بزرگان کی زیارت و ملاقات کا موقعہ ملا۔ چوہدری صاحب کی علالت کی خبر دیر سے آرہی تھی۔ آپ کی ملاقات سے محرومی مجھے گوارا نہ تھی کہ خدا معلوم پھر ملاقات نصیب ہو یا نہ ہو۔ خاکسار عشاء کے قریب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک ہفتہ سے آپ کی علالت شدت پکڑ چکی تھی ایسے انتھک کام کرنے والے بزرگ کو ایک مشت استخواں کی شکل میں فریش دیکھ کر شدید صدمہ ہوا۔ اور مجھے نظر آیا کہ آپ مرض الموت میں ہیں اور صرف چند دن کے مہمان ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادہ آپ کو ٹیکہ لگا رہے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب کے ہوش و حواس درست تھے' آپ نہایت محبت اور گرم جوشی سے ملے۔ خاکسار نے آپ سے برکت لینے اور آپ کو شادمانی پہنچانے کے لئے عرض کیا کہ آپ کے حالات مرتب ہو چکے ہیں اور جلد ہفتم میں ہی طبع ہوں گے اور اس جلد کی کتابت ہو رہی ہے۔ آپ کی علالت کے مدنظر زیادہ دیر بیٹھنا مناسب نہ تھا اس لئے دعا کے لئے عرض کرکے اجازت لے کر چلا آیا۔ رخصت ہوتے وقت اور پھر وفات کی اطلاع آنے پر میرے دل پر صدمہ کا جو کوہ گراں گرا اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور ہمارا بھی ان جیسا انجام بخیر کرے۔ آمین

حضرت چوہدری برکت علی خاں صاحب محترمہ لکھاں بی بی دختر چوہدری سے خاں صاحب کے بطن سے چوہدری میراں بخش صاحب کے ہاں بمقام گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور 87-1886 میں پیدا ہوئے۔ والدین راجپوت نسل سے تعلق رکھتے تھے' آپ اکلوتی اولاد تھے۔ نہ آپ کا کوئی بھائی تھا اور نہ کوئی بہن۔ آپ کے والد ماجد ان پڑھ' خاموش طبیعت اور نہایت سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ غیر از جماعت ہونے کی حالت میں بھی وہ عبادت باجماعت بیت الذکر میں آکر پڑھنے کے پابند تھے ان کے ایک غیر از جماعت دوست تھے جن کے ساتھ انہیں بہت محبت تھی وہ پکے عبادت گذار تھے جب کبھی رشتہ داروں کے ہاں جانا ہوتا تو اکٹھے جاتے دونوں حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں 1904ء سے 1908ء تک جب کہ چوہدری برکت علی خاں صاحب قادیان میں نقل مکانی کرکے مقیم تھے) تین چار دفعہ قادیان آئے اور کئی کئی دن ٹھہرے حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ بیت مبارک میں عبادات بھی کیں۔ حضرت بانی سلسلہ کو خوب غور سے دیکھا بھی۔ مگر اس وقت بیعت نہیں کی والد صاحب کو یہ خیال غالب رہا کہ جب میرے دوست بھی بیعت کریں تو اکٹھے بیعت کریں چنانچہ بالآخر آپ نے اکیلے ہی امامت ثانیہ میں بیعت کی۔ انہوں نے اپنے دوست سے کہا کہ آپ کی بیعت کی خاطر میں نے بہت لمبا عرصہ انتظار میں گذارا۔ مگر اب بیعت کرتا ہوں' آپ عبادات کے پہلے بھی پابند تھے مگر بیعت کے بعد بھی آپ نے بالالتزام بیت میں آکر آخر شب کی عبادت کرنی شروع کر دی خواہ کوئی تکلیف بھی ہو مگر

باقی کالم 2 پر

بقیہ کالم 4

آخر شب کی عبادت ضرور بیت الذکر ہی میں آکر ادا فرماتے آپ قادیان سے جانے کے قریباً ایک ماہ بعد گڑھ شنکر میں بیمار ہوئے اور چند دن کے اندر وفات پا گئے۔ آپ کی وفات پر قریباً بیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین۔ والدہ صاحبہ 1905ء میں فوت ہوئیں۔ احمدیت کا ان کو علم نہ تھا۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم محمود احمد ظفر صاحب دار الصدر ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ماسٹر الطاف احمد صاحب دار البرکات ربوہ گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ولد چوہدری سلطان علی صاحب آف گکھڑ گوجرانوالہ مقیم نیو جرسی۔ امریکہ اچانک ہارٹ اٹیک سے بقضائے الٰہی 25 فروری 1998ء کو وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

## تصحیح

الفضل 4- مارچ میں مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب کے مضمون کی آخری سطریوں پڑھی جائے۔

"........اور وہ کائنات میں موجود قیوم ہستی کو حیّ ماننے پر مجبور ہو جائیں گے"۔ (ادارہ)

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری منیر احمد صاحب انجم سیکریٹری تحریک جدید ضلع ٹوبہ کو مورخہ 22 جنوری 1998ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نام "نوید الظفر" عطا فرمایا۔ نومولود مکرم چوہدری محمد امجد جمیل صاحب سابق قائد علاقہ و صدر حلقہ مسلم پارک فیصل آباد کا بھانجا اور مکرم چوہدری محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح باعمر خادم دین بنائے۔

## اعلان داخلہ

○ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ میں درجہ اولیٰ کے پہلے سمیسٹر کا داخلہ اور حفظ کلاس کا داخلہ 12 اپریل تا 15 اپریل جاری رہے گا۔ ہر دو داخلہ جات کے لئے جملہ معلومات حاصل کرنے کے لئے ادارے کے ساتھ رابطہ قائم کریں جمعہ اور ہفتہ کی تعطیلات کے علاوہ یہ ادارہ ساڑھے آٹھ تا 10-1 بجے تک کھلا رہتا ہے۔

(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

## اعلان داخلہ

○ HEJ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری یونیورسٹی آف کراچی نے ایم فل / Ph.D میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں M.Sc (ORGANIC کیمسٹری یا بایو کیمسٹری) ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم وغیرہ 100 روپے کے عوض دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل فارم وغیرہ ارسال کرنے کی آخری تاریخ یکم اپریل 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

## پاکستان کے اعلیٰ پبلک اور پرائیویٹ ادارے

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (U G C) اسلام آباد کے مطابق مندرجہ ذیل پبلک اور پرائیویٹ ادراہ جات کو ڈگری تفویض کرنے کی اجازت ہے۔

### 1۔ جنرل پبلک یونیورسٹیاں

(1) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد (2) بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان (3) گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان (4) انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد (5) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (6) قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد (7) شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور (8) آزاد جموں کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد (9) بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ (10) کراچی یونیورسٹی (11) پشاور یونیورسٹی (12) سندھ یونیورسٹی جامشورو (13) پنجاب یونیورسٹی لاہور

### (2) پبلک انجینئرنگ یونیورسٹیاں

(1) بلوچستان انجینئرنگ یونیورسٹی خضدار (2) مہران یونیورسٹی جامشورو (3) نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی راولپنڈی (4) NED یونیورسٹی کراچی (5) انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور (6) قائد عوام انجینئرنگ یونیورسٹی نواب شاہ (7) انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور (8) انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا

### (3) پبلک ایگریکلچرل یونیورسٹیاں

(1) NWFP زرعی یونیورسٹی پشاور (2) سندھ یونیورسٹی ٹنڈو جام (3) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد (4) ARID ایگریکلچرل یونیورسٹی راولپنڈی

### (4) پرائیویٹ یونیورسٹیاں

(1) الخیر یونیورسٹی میرپور آزاد کشمیر (2) بقائی میڈیکل یونیورسٹی کراچی (3) ہمدرد یونیورسٹی کراچی (4) ISRA یونیورسٹی حیدر آباد (5) JUNIPER یونیورسٹی کوئٹہ (6) لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور (7) سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی (8) آغا خان یونیورسٹی کراچی (9) ضیاء الدین میڈیکل یونیورسٹی

### (5) پبلک ادارہ جات

(1) گورنمنٹ کالج لاہور (2) انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی (3) نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

### (6) پرائیویٹ ادارہ جات

(1) غلام اسحٰق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز ٹوپی (2) انڈس سکول آف آرٹس اینڈ آرکیٹیکچر کراچی (3) لاہور سکول آف اکنامکس (4) SZABIST انسٹی ٹیوٹ کراچی

ان کے علاوہ بہت سے اعلیٰ پیشہ ورانہ تعلیمی ادارہ جات بھی ہیں جن کا الحاق مندرجہ بالا دئے گئے ادارہ جات سے کسی نہ کسی کے ساتھ ہے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

کا جو قبرستان ہے یہ زندگی کی آماجگاہ بن جائے گا۔ آپ قبرستان میں کب تک اکیلے جئیں گے۔ وہ کام کر کے دکھائیں جو خدا کے انبیاء کرتے ہیں۔ صدیوں کے مردے قبریں پھاڑ پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں اور الٰہی رنگ اختیار کر جاتے ہیں۔ پس خدا کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ہو۔ تمام دنیا میں خصوصیت سے اجتماع والوں کو اور بالعموم ساری جماعت کو یہی میری نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 17 ستمبر 1993ء)

○○○

بقیہ صفحہ 3

منع کر دیتے۔ اور فرماتے۔ "میں آپریشن کرنے جا رہا ہوں اور گھر سے ہاتھ دھو کر چلا ہوں۔ اس لئے ہاتھ نہیں ملاؤں گا۔"

آپریشن روم میں جب پہنچے تو خلاف توقع اباجی کو ابھی وہاں نہیں لایا گیا تھا۔ آپ نے استفہامیہ رنگ میں میری طرف دیکھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی وقت اباجی کو پیشاب کی حاجت ہوئی اور آپریشن ٹیبل پر لانے سے پہلے قریبی کمرے میں پلنگ پر لٹا کر ان کو فراغت کرائی گئی تھی بہرحال اسی وقت اباجی اپریشن ٹیبل پر لٹا دیئے گئے اور آپ نے جلد کو بے حس کرنے کے بعد پھوڑا کا منہ فوراً کھول دیا۔ چند منٹ کے بعد ہی آپ آپریشن روم سے باہر آگئے اور مجھے آواز دے کر بلایا فرمایا۔ "پھوڑے کا منہ میں نے کھول دیا ہے کاربالک گلیسرین لگواتے رہو تاکہ مواد جو جما ہوا ہے پگھل پگھل کر نکل جائے۔ لیکن ان کو ایسی خوراک دو کہ ان کی کمزوری دور ہو جائے۔"

قریباً دس بارہ روز ہم لوگ نور ہسپتال میں ہی رہے اور آپ دوسرے تیسرے روز دریافت حال کے لئے ہسپتال میں تشریف لاتے رہے۔

چند روز ہسپتال میں ٹھہرنے اور اباجی کی کمزوری کی حالت سنبھلنے کے بعد ہم لوگ اپنے مکان میں اباجی کو لے گئے اور میں روزانہ حضرت ماموں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر اباجی کی حالت سے ان کو مطلع کرتا تھا۔

ایک روز درد کو مٹانے والی دوائیوں کے سلسلہ میں آپ نے ایک دوائی کا نام لیا۔ اور فرمایا "تم اپنی ہمشیرہ کو بھی یہی دوائی دیتے تھے۔" ہمشیرہ کو فوت ہوئے چار پانچ سال عرصہ گذر چکا تھا۔ اور بہت تھوڑا وقت وہ آپ کے زیر علاج رہی تھیں۔ لیکن آپ کے ذہن میں گذشتہ واقعات کی یاد قائم تھی اس وقت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے مخلص احباب اور ان کے خاندان کے افراد کا کتنا خیال رکھتے تھے۔

ایک دفعہ جب اباجی کے لئے خاص دعا کے لئے میں نے عرض کیا تو فرمایا۔ "وہ تو میرے بہت پرانے ملنے والے ہیں۔ ان کے لئے تو میں دوسرے احباب کو بھی دعا کے لئے کہتا رہتا ہوں۔"

انہی ایام میں میں ایک مرتبہ "الصفہ" میں آپ خدمت میں حاضر ہوا۔ تو قریباً دوپہر کا وقت تھا آپ نے مجھے اندر بلوا لیا۔ غالباً لکڑی کے ایک پلیٹ فارم پر پلنگ بچھا تھا جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے۔ اباجی کی حالت بیان کرنے کے بعد میں نے ایک خواب بھی آپ کو سنائی جو حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کے بارہ میں تھی اس پر آپ بہت دیر تک اپنے چھوٹے بھائی (جو جماعت احمدیہ کے نہایت ممتاز عالم اور بزرگ تھے) کا ذکر ایک گونہ محویت کے عالم میں نہایت ہی محبت اور درد کے ساتھ فرماتے رہے آپ نے ان کے ذاتی محاسن کے علاوہ ان عظیم الشان خدمات کا بھی ذکر فرمایا جو مختلف اوقات میں وہ سلسلہ احمدیہ کی بجالاتے رہے تھے۔

ایک مرتبہ آپ نے میری موجودگی میں اباجی کو فرمایا کہ خان بہادر (غلام محمد گلگتی) صاحب سے آپ نے پوچھا کہ ان کو اپنے دامادوں میں سے کون سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ تو انہوں نے کہا "محمد اکبر" (یعنی میرے اباجی) یہ واقعہ سنا کر فرمانے لگے "مجھے بہت خوشی ہوئی میں نے سوچا کہ آدمی کی نیکی اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔"

اوپر کے تمام واقعات سے ثابت ہے کہ آپ ایک سچے اور پاکباز وجود تھے۔ اور حضرت بانی سلسلہ کی بشارات اور کلام میں جو تعریف (-) کی درج ہے۔ وہ آپ پر پوری طرح چسپاں ہوتی ہے۔

اپنی عمر کے آخری ایام میں آپ نے اپنے مکان کی جنوبی سمت "ناصری گنج" کے نام سے دوکانیں تعمیر کرائیں۔

آپ کی وفات کے چند ہی روز قبل قادیان میں ہمارے کنبہ کے ایک فرد نے خواب میں دیکھا کہ بیت اقصیٰ کے صحن کے مغرب میں جو بڑا برآمدہ ہے۔ اس کے قریب وسط میں ایک پلنگ پر سفید پاکیزہ بستر بچھا ہے۔ اور آپ پہلے تو اس پلنگ کے قریب ایسے کھڑے نظر آتے ہیں جیسے بستر میں لیٹنا چاہتے ہوں۔ اور چند لمحوں کے بعد آپ اس بستر میں لیٹے ہوئے محو خواب نظر آتے ہیں۔

اس واقعہ کے دو تین بعد جمعہ کے روز آپ وفات پا گئے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ** : 5 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم ۱۲ درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ مردم شماری پنجاب کے ڈائریکٹر نے مردم شماری کے سلسلہ میں ڈیٹا فارم اور ان کی تصدیق کے بارے میں بتایا ہے کہ تصویر کی فراہمی اور فارموں کی تصدیق صرف ان لوگوں کے لئے لازمی قرار دی گئی ہے جن کے پاس پہلے سے شناختی کارڈ موجود نہیں ہیں تاکہ انہیں آئندہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ مہیا کئے جانے میں کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ البتہ جن کے پاس شناختی کارڈ موجود ہیں انہیں نہ تو فارم تصدیق کرانے اور نہ ہی تصویر چسپاں کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر وہ اپنا شناختی کارڈ کمپیوٹرائزڈ کروانا چاہتے ہوں تو پھر ان کے لئے یہ شرائط لازمی ہوں گی۔

○ پنجاب کے مردم شماری کے کمشنر اشفاق میمن نے کہا ہے کہ مردم شماری صرف آبادی کے بارے میں اعداد و شمار حاصل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ اس کا ٹیکسوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے عوام کسی شک و شبہ میں نہ پڑیں۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ ایف 16 طیاروں کی رقم کی واپسی کے لئے چند ہفتوں تک مقدمہ درج کرادیا جائے گا۔ امید ہے ڈیڑھ سال تک رقم واپس مل جائے گی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ولی باغ چارسدہ میں اے این پی کے رہنما خان عبدالولی خان سے ملاقات کی جو ذرائع کے مطابق بے نتیجہ رہی۔ اے این پی نے کہا کہ پختونخواہ کے بغیر اتحاد ممکن نہیں۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف' سومرو۔ شجاعت۔ چوہدری نثار۔ مجید ملک اور سردار مہتاب کے ہمراہ ولی خان کے گھر گئے تھے۔ مسلم لیگ اور اے این پی کے وفود کے علاوہ وزیر اعظم کے ولی خان اور نسیم ولی سے علیحدگی میں بھی مذاکرات ہوئے۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف سعید احمد خان منہس نے کہا ہے کہ گذشتہ ایک سال سے پاکستان خصوصاً پنجاب میں مذہبی دہشت گردی اور انتہا پسندی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اس تشدد میں سینکڑوں قیمتی جانوں کے علاوہ سرکاری اور نجی املاک کی تباہی بھی ہوئی ہے۔ حکومت مفلوج ہے۔ بحران سنگین ہو رہا ہے۔ امن عامہ کے ادارے صورت حال سے نہیں نمٹ سکتے۔

○ بلوچستان میں بارشوں سے مرنے والوں کی تعداد 500 ہو گئی ہے۔ مردم خانہ شماری معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ مردان اور تربت ڈویژن میں بارشوں سے تین ہزار مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔ وفاقی حکومت نے امدادی اشیاء سے بھرا جہاز بھجوا دیا ہے۔ اور وزیر اعلیٰ بلوچستان نے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا ہے۔

○ وفاقی وزارت خزانہ نے بے روزگار نوجوانوں کو چھوٹے قرضے دینے کے لئے 2 ارب روپے کی سکیم منظور کی ہے۔

○ جنرل سیلز ٹیکس ایک سال کے لئے موخر کرکے سرٹیفیکٹ نظام نافذ کردیا گیا ہے۔

○ بھارتی انتخابات میں کانگرس اور فرنٹ نے بھی 161 نشستوں پر کامیابی حاصل کرلی ہے۔ کانگرس اور متحدہ محاذ نے حکومت بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ انتہاپسند ہندو جماعت بی جے پی نے 245 نشستیں جیت لی ہیں اور حلیف جماعتوں سے مل کر حکومت بنانے کا دعویٰ کر رہی ہے۔

○ انتہاپسند ہندو لیڈر بال ٹھاکرے نے کہا ہے کہ ہمیں اقتدار نہ ملا تو خانہ جنگی ہوگی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بی جے پی کی کامیابی سے جنوبی ایشیاء میں فوجی اقتصادی استحکام متاثر ہوگا اور پاکستان کے ساتھ مذاکرات بھی خطرے میں پڑ جائیں گے۔ بھارت میں اقلیتوں سے ہندو قوم پرستوں کے سائے میں روا رکھے جانے والے سلوک پر بھی تشویش پائی جاتی ہے۔ قتل عام کے مزید واقعات ہوں گے۔

○ پاک فوج کا ایک ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ ایک لیفٹیننٹ کرنل سمیت 4 جوان شہید ہو گئے ہیں۔ ہیلی کاپٹر مردم شماری کی ڈیوٹی پر تھا۔

○ قومی اسمبلی میں پیپلزپارٹی اور ایم کیو ایم نے مختلف اخبارات میں پاکستان سٹیل کے سابق چیئرمین عثمان فاروقی کی بیوی اور بیٹی کی تصاویر شائع ہونے پر شدید احتجاج کیا ہے۔

○ حبیب بینک نے مزید 250 شاخیں بند کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

○ مردم شماری کے سلسلہ میں کوئٹہ میں گذشتہ روز مکمل ہڑتال کی گئی۔ دکانیں۔ تجارتی مراکز۔ سرکاری دفاتر اور عدالتیں بند ہونے سے زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔

○ صوبے میں آئندہ عارضی ملازمین جن کی تعداد تقریباً 10 ہزار ہے۔ مستقل کر دیئے جائیں گے۔ محکمہ تعلیم اور صحت میں ایڈہاک ملازمین کی کثیر تعداد موجود ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں کمیٹی قائم کردی ہے۔

○ وفاقی وزیر صحت مخدوم جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ ملک میں شیعہ سنی جھگڑا نہیں۔ دہشت گرد جلد قابو میں آجائیں گے۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ پاکستان پوست کی کاشت میں کنٹرول کرے ورنہ امداد بند کردیں گے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس سلسلہ میں پاکستان بھاری امداد لیتا ہے لیکن اس کے باوجود پوست کی کاشت بڑھتی جارہی ہے۔

○ ڈاکٹر طارق پرویز انچارج شعبہ کینسر سروسز ہسپتال لاہور نے پاکستان سوسائٹی فار کینسر کے دفتر میں ڈاکٹروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹالکم پاوڈر کے استعمال سے کینسر کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔

○ جسٹس (ر) جاوید اقبال نے کہا ہے کہ دہشت گردی اور فرقہ واریت میں کوئی غیر ملکی ہاتھ نہیں ہے۔ بلکہ مسلمان ہی مسلمان کا گلہ کاٹ رہا ہے علامہ اقبال نے مطلق آمریت' ملاں ازم اور صوفی ازم کو اسلام کے زوال کے تین اسباب کہا تھا۔ ملک ایک مرتبہ دولخت ہوا تھا۔ اور اب پھر ویسے ہی حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقبال اور جناح نے کیا ایسے ہی پاکستان اور اسلام کی توقع کی تھی۔

○ برطانوی کمپنی سے بجلی خریدنے کے معاہدہ کے نتیجہ میں واپڈا کو ایک سال میں 22 ارب روپے سے زائد کا خسارہ ہوا ہے۔

○ سرحد کے 6 آزاد ارکان نے صوبائی وزراء کے طور پر حلف اٹھالیا ہے۔

○ فیصل آباد میں ڈاکوؤں نے اہل خانہ کو یرغمال بنا کر 4 لاکھ روپے لوٹ لئے ہیں۔

○ نارنگ منڈی قلعہ کالروالا میں 110 سالہ شخص حکیم غلامی نبی کی بینائی ایک ہی رات میں معجزانہ طور پر بحال ہو گئی ہے۔

○ چین کی آبادی 1997ء میں ایک کروڑ 25 لاکھ افراد کا اضافہ ہونے سے کل آبادی ایک ارب سے تجاوز کرگئی ہے۔

○ لیبیا نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عالمی عدالت انصاف کی طرف سے لیبیا کے حق میں فیصلہ دیئے جانے کے بعد لیبیا کے خلاف عائد اقتصادی پابندیاں ختم کر دے۔

○ ایک تجزیاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں امیروں اور غریبوں میں تفاوت مسلسل بڑھ رہا ہے۔

○ سٹیٹ بینک نے نادہندگان کو مزید قرضے دینے پر پابندی لگادی ہے۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ملک بھر میں طلباء تنظیموں کے الیکشن کرائے جائیں۔

○ گوجرانوالہ نے ڈاکوؤں نے 6 وارداتوں میں 15 لاکھ سے زائد روپے لوٹ لئے ہیں۔

○ ایم ایس ایف کے مرکزی صدر سید عبدالعلیم شاہ نے کہا ہے کہ بے روزگار نوجوانوں کیلئے قرضہ سکیم کا اجراء اگلے ماہ ہو گا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اور اے۔ این۔ پی۔ کے درمیان معاملات کو پھر سے بہتر بنانے کے لئے دونوں پارٹیوں کے درمیان رابطے بحال ہو چکے ہیں

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ ● فون: 212399 پوسٹ کوڈ 35460
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کیساتھ

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ٹچ
آفس A-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائل 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

قطعہ اراضی برائے فروخت
ایک قطعہ اراضی رقبہ 16 کنال ساہیوال روڈ ربوہ پر قابل فروخت ہے۔ رقبہ برلب سڑک ہے پختہ چاردیواری بنی ہوئی ہے۔ نیز عارضی رہائش کے لئے دو کمرے بھی بنے ہوئے ہیں
خواہش مند حضرات رابطہ کریں
نمبرز: 211202 - 213161

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں
کنٹرول ریٹ پر ایک ہفتے میں حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ